صد سالہ اجلاس دیوبند میں

مولانا محمد اسعد مدنی کا خطاب

۲۳ مارچ کو دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کی اختتامی نشست سے حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدنی صاحبزادہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اس تقریر کا کچھ خلاصہ جناب کریم الاحسانی صاحب بھارت کے قلم سے پیش ہے۔

خداوند قدوس کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس تاریخی اجلاس میں شرکت کی توفیق بخشی۔ یہ دارالعلوم کی عمارت جسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ وہی جگہ ہے، جہاں سے سید احمد شہیدؒ نے علم نبوت کی بو سونگھی تھی اور اس جگہ پیشاب کرنا بھی پسند نہیں کیا تھا۔ یہ کنواں جو آج بھی احاطہ مولسری میں آپ دیکھ رہے ہیں یہ وہی کنواں ہے جس پر حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ مہتمم اوّل دارالعلوم نے سرکار دوعالمؐ کو دودھ تقسیم کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

حرمین الشریفین میں ۷۰ سال سے دارالعلوم کے فیض یافتہ دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ کوئی جماعت کوئی تنظیم، کوئی تحریک جو دین کی خدمت میں لگی ہوئی ہے یہ دارالعلوم ہی کا فیض ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ اس سرزمین کو کتاب و سنت کی تعلیم کے واسطے منتخب فرمایا۔ اس کی بدولت ہزاروں خاندان اسلام میں داخل ہوئے۔ جب بھی کوئی تحریک کسی بھی نام پر نمودار ہوئی کہ جس سے اسلام کو خطرہ ہوا، دارالعلوم کے سپوتوں نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اکابرین دیوبند نے ہمیشہ سچ کہا کبھی دین میں خیانت نہیں کی نہ انشاء اللہ کی جائے گی۔ کبھی یہ نہیں سوچا کہ فلاں ناراض ہو جائے گا، کبھی کوئی رعایت نہیں کی، جان مال عزت آبرو کی کوئی پرواہ نہ کی اسلام کا حق ادا کیا اور اسی طرح کرتے رہیں گے۔

۱۹۴۷ء میں یہ فیصلہ کیا کہ یہی ملک ہمارا ہے ہم اسی ملک میں رہیں گے اور مسلمان بن کر زندہ رہیں گے۔ جمعیۃ العلماء کے پلیٹ فارم سے دارالعلوم کے فیض یافتہ حضرات حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مجاہد اور ان کے ساتھی سر سے کفن باندھ کر نکلے اور فیصلہ کیا کہ مسلمان

بچہ بچہ کو مسلمان بناکر اس ہندوستان میں زندہ وسلامت رکھیں گے۔ اور عزت وآبرو جان مال کی آخری محہ تک حفاظت کریں گے۔

حضرت مجاہد ملت سے کہا گیا کہ آپ اپنی اور بچوں کی حفاظت کریں ہر طرف خطرہ ہی خطرہ ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ میں اس بات کو بہتر سمجھتا ہوں کہ میری لاش دوسرے مسلمانوں کے ساتھ خاک وخون میں پڑی ہو۔ اس سے کہ میں اپنے بچوں اور جان کو لیکر کسی پناہ گاہ میں چلا جاؤں جو کچھ ہوگا ایک ساتھ ہوگا ــــ حاجی رشید صاحب دارالعلوم کی شوریٰ کے رکن اور مفتی عتیق الرحمٰن صاحب اور میں مدینہ منورہ کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہا کب تک ہندوستان میں پڑے رہوگے۔ ایک نہ ایک دن تو آنا ہی پڑے گا۔ آج دیکھ لو یہ دارالعلوم کا فیض ہے کہ ساری دنیا سے زیادہ اسلام ہندوستان میں زندہ ہے مسلمان زندہ ہے۔ اور انشاء اللہ کسی کی طاقت نہیں ہے کہ ہم سے ہمارا دین چھین لے، ہم مر مٹیں گے۔ مگر دین کو نہ چھوڑیں گے۔ ہماری جان کی کوئی قیمت نہیں، دین کی قیمت ہے۔ دنیا کا کوئی ملک ہمارے مقابلہ میں دیندار نہیں۔

۱۹۴۷ء کے ہنگامہ میں ہزاروں جانیں ضائع ہو چکی تھیں، کروڑوں کا مال تباہ ہو چکا تھا۔ جمعیۃ العلماء ہند کے اکابر جو دارالعلوم کے فیض یافتہ تھے مولانا ابوالکلام آزاد سے لیکر نیچے تک کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ اگر آئندہ نسل کو مسلمان باقی رکھنا ہے تو گاؤں گاؤں اور گلی گلی میں مدارس کا جال پھیلا دو خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ تحریک مقبول ہوئی اور پورے ملک میں پچاسی ہزار مدارس کا جال پھیلا ہوا ہے۔ جن میں گیارہ گیارہ بارہ بارہ مدرس دینی تعلیم کی خدمت انجام دیتے نظر آتے ہیں اور ہندوستان کے غریب مسلمان اس بوجھ کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

۱۹۴۷ء کے بعد عزت وآبرو جان ومال ہزاروں امتحانوں میں مبتلا ہوئے۔ مگر دین الحمدللہ اسی طرح باقی ہے اور باقی رہے گا۔ اللہ کا فضل ہے کہ دین کی خدمت کے واسطے ہمارے قدم آگے رہے ہیں اور آگے رہیں گے۔

تحریک قادیانیت میں حضرت علامہ مولانا انور شاہ صاحب کی آواز نے تہلکہ مچا دیا ہزاروں وہ بستیاں جو قادیانی ہو چکی تھیں۔ اس فیض یافتۂ دارالعلوم کے طفیل میں اسلام میں واپس آگئیں۔

دارالعلوم کے فیض یافتہ جمعیۃ العلماء کے پلیٹ فارم سے اٹھے اور ۱۶، ۱۶ لاکھ ان افراد کو جو مرتد ہو چکے تھے۔ اسلام میں واپس لائے۔ پیدل چل کر گئے، صعوبتوں کو برداشت کیا مگر قدم پیچھے نہ ہٹا۔ اللہ کا فضل ہے۔ ہمارا سرمایہ خلوص ہے، للہیت ہے، انابت الی اللہ ہے۔ ہمارا یہ اجلاس ترقی کا ذریعہ دنیا کے اعتبار سے نہیں، انہیں خصوصیات کا حامل ہے جن خصوصیات کو لیکر اس ادارہ کا قیام عمل میں آیا وہ انابت الی اللہ ہے دارالعلوم خالی ایک دینی درسگاہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک تحریک بھی ہے۔"